حافظ عبید اللہ قسط:۳

# حضرت مہدی علیہ الرضوان اور مرزا قادیانی

## چند غلط فہمیوں اور تلبیسات کا ازالہ

### مرزا کا خونی مہدی اور خونی مسیح

اب ملاحظہ فرمائیں اپنے آقا انگریز کی حکومت کے بارے میں لکھتا ہے:۔

''میری ہمیشہ کوشش رہی ہے کہ مسلمان اِس سلطنت (یعنی انگریزی حکومت ۔ناقل) کے سچے خیر خواہ ہو جائیں اور مہدی خونی اور مسیح خونی کی بے اصل روایتیں اور جہاد کے جوش دلانے والے مسائل جو احمقوں کے دلوں کو خراب کرتے ہیں ۔ان کے دلوں سے معدوم ہو جائیں پھر کیونکر ممکن تھا کہ میں اس سلطنت کا بدخواہ ہوتا یا کوئی ناجائز باغیانہ منصوبے اپنی جماعت میں پھیلاتا جبکہ بیس برس تک یہی تعلیم اطاعت گورنمنٹ انگریزی کی دیتا رہا''۔

(تریاق القلوب، رخ15،صفحات155و156)

یہ ایک الگ موضوع ہے کہ مرزا قادیانی نے غاصب انگریزوں کے خلاف مسلمانوں کے دلوں سے جذبہ جہاد کو ختم کرنے کے لئے طرح طرح سے کوششیں کیں، وہ ظالم انگریزوں کے خلاف لڑائی کو ''غدر اور بغاوت'' کہا کرتا تھا اور وہ خود اقرار کرتا ہے کہ اس کا خاندان انگریزوں کا خود کاشتہ پودا تھا اس لئے ہمیشہ انگریزوں کی مدد کرتا رہتا تھا، لیکن یہاں آپ اِن دو الفاظ پر غور کریں ''مہدی خونی اور مسیح خونی''، یہ الفاظ مرزا قادیانی کے ایجاد کردہ ہیں اہل سنت کی کسی کتاب میں ایسے الفاظ کہیں نہیں پائے جاتے۔

### صحیح بخاری پر مرزا قادیانی کا ایک جھوٹ

آخر میں مرزا قادیانی کا یہ بیان بھی پڑھ لیں:۔

''اگر حدیث کے بیان پر اعتبار ہے تو پہلے اُن حدیثوں پر عمل کرنا چاہیئے جو صحت اور وثوق میں اس حدیث پر کئی درجہ بڑھی ہوئی ہیں مثلاً صحیح بخاری کی وہ حدیثیں جن میں آخری زمانہ میں بعض خلیفوں کی نسبت خبر دی گئی ہے خاص کر وہ خلیفہ جس کی نسبت بخاری میں لکھا ہے کہ آسمان سے اس کے لئے آواز آئے گی **ھذا خلیفۃ اللہ المھدی** اب سوچو یہ حدیث کس پایہ اور مرتبہ کی ہے جو ایسی کتاب میں درج ہے جو اصح الکتب بعد کتاب اللہ ہے لیکن وہ حدیث جو معترض صاحب نے پیش کی علماء کو اس میں کئی طرح کا جرح ہے اور اس کی صحت میں کلام ہے''۔(شہادۃ القرآن، رخ6،صفحہ 337)

پہلے مرزا قادیانی کا یہ بیان گذار کہ امام بخاریؒ و مسلمؒ نے مہدی کے بارے میں کوئی روایت ذکر نہیں کی، یہاں مرزا لکھ رہا ہے کہ صحیح بخاری میں یہ روایت موجود ہے کہ آخری زمانہ میں ایک خلیفہ کے بارے میں آسمان سے آواز آئے گی کہ ''یہ اللہ کا خلیفہ مہدی ہے'' اور مرزا کسی معترض کو جواب دیتے ہوئے لکھ رہا ہے کہ یہ حدیث بڑے پائے اور مرتبہ کی ہے

کیونکہ یہ اس کتاب میں ہے جسے اصح الکتب بعد کتاب اللہ کہا جاتا ہے (یعنی صحیح بخاری)۔

ہم اپنے قارئین کو بتاتے چلیں کہ صحیح بخاری میں ایسی کوئی روایت سرے سے موجود ہی نہیں یہ مرزا قادیانی کا صحیح بخاری پر جھوٹ ہے، آپ کہیں گے کہ ہم اسے جھوٹ کیوں کہہ رہے ہیں یہ مرزا کی بُھول اور غلطی بھی ہوسکتی ہے، ہوسکتا ہے اُس نے غلطی سے کتاب کا نام غلط لکھ دیا ہو، مرزائی پاکٹ بک میں بھی یہ جواب دیا گیا ہے کہ ’’فلاں فلاں مصنف نے ایک کتاب کا حوالہ دیا ہے جو کہ ٹھیک نہیں لہذا اگر مرزا صاحب نے بھی غلطی سے یہ حوالہ دے دیا تو اس میں اعتراض والی کیا بات ہے؟ جبکہ خود مرزا صاحب نے دوسری جگہ صاف طور پر لکھ دیا ہے کہ امامین یعنی بخاری و مسلم نے مہدی کے بارے میں کوئی بھی روایت ذکر نہیں کی تو ثابت ہوا کہ یہ بھول ہے اور انبیاء سے بھول ہوسکتی ہے وغیرہ‘‘ تو عرض ہے کہ مرزا قادیانی کا دعویٰ تھا کہ وہ اللہ کا نبی ہے اور اللہ اسے ایک لمحے کے لئے بھی غلطی پر نہیں رکھتا (ترجمہ عربی تحریر: نور الحق، رخ 8، صفحہ 272) نیز اُس نے خود لکھا تھا کہ انبیاء غلطی پر قائم نہیں رکھے جاتے (اعجاز احمدی، رخ 19، صفحہ 133) مرزا نے اپنی کتاب ’’شہادۃ القرآن‘‘ شائع کی سنہ 1893ء میں، اس کے بعد وہ تقریباً پندرہ سال زندہ رہا لیکن اُسے یہ پتہ نہ چلا کہ اُس نے یہ حوالہ غلط دیا ہے اور آج تک اس کی کتاب میں یہ حوالہ اسی طرح موجود ہے اگر اُس نے تصحیح کروادی ہوتی تو آج اس کی کتاب میں حوالہ بدل دیا جاتا جیسے مرزا بشیر احمد کی کتاب ’’سیرۃ المہدی‘‘ کے نئے ایڈیشن میں جماعت مرزائیہ نے بعض جگہ تبدیلی کی ہے اور وجہ یہ بتائی ہے کہ مرزا بشیر احمد نے اپنی زندگی میں یہ ہدایت جاری کردی تھی کہ فلاں جگہ لفظ تبدیل کردیے جائیں، اور رہی یہ بات کہ مرزا نے دوسری جگہ لکھا ہے کہ امام بخاریؒ نے مہدی کے بارے میں کوئی روایت ذکر نہیں کی تو مرزا کی وہ تحریر ازالہ اوہام میں ہے (جس کا حوالہ پہلے گذرا) اور ازالہ اوہام سنہ 1891ء میں شائع ہوئی یعنی شہادۃ القرآن سے پہلے، اور مرزا صحیح بخاری کا حوالہ دے رہا ہے شہادۃ القرآن میں جو 1893ء میں شائع ہوئی اب مرزائی مربی بتائیں کہ مرزا کا پہلے والا بیان ٹھیک ہے یا بعد والا؟۔

## اہل سنت کے بارے میں مرزا کا جھوٹ

دوستو! جب مرزا قادیانی کی کذب بیانیوں کا ذکر چلے تو نہ چاہتے ہوئے بھی یہ موضوع طویل سے طویل تر ہوتا چلا جاتا ہے، آپ نے شروع میں حضرت مہدی علیہ الرضوان کے متعلق اہل سنت اور شیعہ اثناعشریہ دونوں کا موقف تفصیل کے ساتھ پڑھا جس کا خلاصہ یہ تھا کہ شیعہ کے مطابق اُن کے بارھویں امام پیدا ہوچکے ہیں اور کسی نامعلوم مقام پر روپوش ہیں اور کسی وقت ظاہر ہوں گے وہی امام مہدی ہیں، جب کہ اہل سنت کی کتب حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں کہ امام مہدی پیدا ہوچکے ہیں، لیکن قادیانی مہدی مرزا غلام احمد کو یہ تک پتہ نہیں تھا کہ اہل سنت کا امام مہدی کے متعلق کیا اعتقاد ہے، غور سے پڑھیں کیا لکھ رہا ہے:۔

’’یہ بات یاد رہے کہ شیعہ لوگ امام محمد مہدی کی نسبت بھی یہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ وہ زندہ ہونے کی حالت میں ہی ایک غار میں چھپ گئے اور مفقود ہیں اور قریب قیامت ظاہر ہوں گے اور سنت جماعت (یعنی اہل سنت۔ ناقل) کے

لوگ ان کے اس خیال کو باطل تصور کرتے ہیں اور یہ حدیثیں پیش کرتے ہیں کہ آنخضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ سو برس کے بعد کوئی شخص زمین پر زندہ نہیں رہ سکتا۔ سوسُنت جماعت (یعنی اہل سنت۔ناقل) کا یہ مذہب ہے کہ امام محمد مہدی فوت ہوگئے ہیں اور آخری زمانہ میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا۔لیکن محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے''۔ (ازالہ اوہام حصہ دوم،رخ 3،صفحات 343و344)

جہاں تک شیعہ عقیدے کا تعلق ہے وہ مرزا نے ٹھیک بیان کیا ہے،لیکن اس کے مقابلے میں اہل سنت (جسے مرزا نے سنت جماعت کے لفظ کے ساتھ ذکر کیا ہے) کا موقف بیان کرنے میں مرزا نے کذب بیانی سے کام لیا ہے،اہل سنت کا ہرگز یہ مذہب نہیں کہ امام محمد مہدی پیدا ہوئے تھے اور فوت ہوگئے اور آخری ایام میں انہی کے نام پر ایک اور امام پیدا ہوگا اور نہ ہی کوئی ایسی حدیث ہے کہ کوئی سو برس تک زندہ ہی نہیں رہ سکتا اور نہ کسی انسان کی عمر سو سال سے زیادہ نہ ہوتی،یہ بات بھی غور طلب ہے کہ مرزا خود امام مہدی کا نام ''محمد مہدی'' بتا رہا ہے اور لکھ رہا ہے کہ آخری زمانہ میں جو بھی مہدی آئے گا وہ اسی نام کا ہوگا،نیز اس تحریر کے آخر میں مرزا نے یہ بات بھی لکھی ہے کہ ''محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں ہے''،مرزا قادیانی تو اب نہیں رہا،ہم مرزا کی جماعت سے ان محققین کے نام نہیں پوچھتے صرف یہ سوال کرتے ہیں کہ ان محققین کی بات سے مرزا یا اس کی جماعت کو اتفاق ہے یا نہیں؟ سوچ کر جواب دیجیئے گا۔

## مرزا قادیانی کے دعوائے مہدیت کی بنیاد کیا ہے؟

قارئین محترم! مرزا قادیانی کی چند تحریریں آپ نے ملاحظہ فرمائیں،ایک طرف تو اُس نے صاف لکھا کہ مہدی کے بارے میں جس قدر روایات ہیں سب مجروح اور ضعیف ہیں اُن میں سے ایک بھی صحیح نہیں،کہیں لکھا کہ امام بخاریؒ ومسلمؒ نے یہ روایات اس لئے ذکر نہیں کیں کیونکہ یہ ضعیف تھیں،کہیں لکھا کہ صحاح ستہ میں بہت سے مہدیوں کی خبر دی گئی ہے (ذہن میں رہے کہ صحیح بخاری وصحیح مسلم بھی صحاح ستہ میں شامل ہیں)،کہیں یہ بیان دیا کہ مہدی کے بارے میں ابن ماجہ کی ایک روایت نہایت صحیح ہے،کہیں لکھا کہ میں وہ مہدی نہیں ہوں جس کے بارے میں احادیث میں آیا ہے کہ وہ آنحضرت ﷺ کی عترت اور بنی فاطمہؓ میں سے ہوگا،اور پھر کہیں اپنے آپ کو ''مغل برلاس'' سے فاطمی اور اہل بیت رسول ﷺ ثابت کرنے کے لئے مضحکہ خیز کشوف اور خوابوں کا سہارا لیتا ہے،کہیں یہ دعویٰ کرتا نظر آتا ہے کہ میرا مقصد مسلمانوں کے دلوں سے ''خونی مہدی اور خونی مسیح'' کا تصور ختم کرنا ہے،اور آپ نے دیکھا کہ اُسے امام مہدی کے متعلق اہل سنت کے موقف کے بارے میں بھی صحیح علم نہیں،دراصل یہ تضاد بیانی اور موقع پرستی مرزا قادیانی کا خاصہ تھا،وہ پوری زندگی اپنے دعوے بھی بدلتا رہا اور اپنے بیانات بھی،بہرحال اب سوال یہ ہے کہ مرزا قادیانی نے یہ دعویٰ بھی کیا ہے وہ ''امام مہدی'' ہے،مرزا کے اس دعوے کی بنیاد کیا ہے؟ اُسے کہاں سے پتہ چلا کہ کسی امام مہدی نے آنا ہے؟ خود اس کے بقول جن روایات میں کسی مہدی کے آنے کا ذکر ہے وہ سب ضعیف اور مجروح ہیں اور ان میں سے ایک بھی صحیح نہیں،اور اس کا یہ کہنا بھی ہے کہ محققین کے نزدیک مہدی کا آنا کوئی یقینی امر نہیں،تو پھر ہونا تو یہ چاہیے تھا کہ مرزا قادیانی یہ کہتا کہ کسی مہدی نے

نہیں آنا یہ سب کہانیاں ہیں لیکن حقیقت یہ ہے کہ اُس نے ’’امام مہدی‘‘ ہونے کا دعویٰ بھی کیا اور اپنے خدا کا ایک الہام یوں بیان کیا:۔

’’وبشرني وقال ان المسیح الموعود الذي یرقبونه والمهدي المسعود الذي ینتظرونه هو انت‘‘ خدا نے مجھے بشارت دی اور کہا کہ وہ مسیح موعود اور مہدی مسعود جس کا انتظار کرتے وہ تُو ہے۔

(تذکرہ، صفحہ 209، طبع چہارم)

غور طلب بات یہ ہے کہ مہدی کے بارے میں تمام روایات بقول مرزا نا قابل اعتبار اور ضعیف ہیں، لیکن مرزا کا خدا اُسے یہ بشارت دے رہا ہے کہ جس مہدی کا انتظار مسلمان کر رہے ہیں وہ تُو ہے یعنی مرزا کا خدا (جس کا نام مرزا نے ’’یلاش‘‘ بتایا ہے۔تذکرہ صفحہ 310، طبع چہارم) اُن روایات کی تصدیق کر رہا ہے جن کے اندر مہدی کے آنے کا ذکر ہے، اِس طرح مرزا کا اپنے خدا کے ساتھ بھی اختلاف ہو گیا۔

## روایت ’’لا المهدي الا عیسیٰ‘‘ اور مرزا قادیانی

مرزا قادیانی کی تحریرات کا مطالعہ کرنے سے یہ بات روزِ روشن کی طرح ثابت ہوتی ہے کہ وہ اُن روایات سے جان چھڑانے کے لئے کوشاں رہتا تھا جن کے اندر ایک خاص شخصیت ’’مہدی‘‘ کے ظاہر ہونے کا بیان ہے، اور اُس نے بار بار لکھا کہ اُن روایات میں سے جن کے اندر مہدی کا ذکر ہے ایک بھی صحیح نہیں اور اسی وجہ سے امام بخاریؒ و مسلمؒ نے ایسی کوئی روایت اپنی کتابوں میں ذکر نہیں کی، لیکن دوسری طرف مرزا قادیانی کی یہ بھی ضد ہے کہ اسے ’’مہدی معہود‘‘ تسلیم کیا جائے، آج بھی جماعت مرزائیہ مرزا قادیانی کو ’’مسیح موعود و مہدی معہود‘‘ کے الفاظ کے ساتھ یاد کرتی ہے، ایک عام آدمی کے ذہن میں یہ سوال اٹھتا ہے کہ آخر مرزا نے یہ ’’مہدی‘‘ کا تصور کہاں سے لیا؟ اسے کیسے علم ہوا کہ کسی ’’مہدی‘‘ نے آنا ہے؟ کیا مرزا نے یہ بات ضعیف اور مجروح روایات سے لی؟، اس سوال کا جواب تو مرزا کا کوئی امتی ہی دے سکتا ہے۔

مرزا قادیانی کی کتابوں کا مطالعہ کرنے کے بعد ہم اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ جب مرزا کے دل میں خود ’’مہدی‘‘ بننے کا خیال آیا تو اُس نے اُن تمام روایات میں سے جنہیں وہ ’’مجروح ومخدوش اور ضعیف‘‘ لکھا چکا تھا ایک روایت ایسی تلاش کی جو اس کے مطابق ’’بہت صحیح‘‘ تھی، لیکن نہ مرزا قادیانی نے اور نہ ہی آج جماعت مرزائیہ نے کبھی یہ سوچا کہ بالفرض اگر یہ روایت صحیح بھی ہو تو اس روایت میں بھی حضرت مریم علیہا السلام کے بیٹے عیسیٰ علیہ السلام کا ذکر ہے، اس روایت میں صراحتاً تو کیا اشارتاً بھی کوئی ذکر نہیں کہ ’’غلام احمد بن حکیم غلام مرتضیٰ و مسماۃ چراغ بی بی‘‘ مہدی ہے، آیئے ہم مختصر طور پر اس روایت کا جائزہ لیتے ہیں کیونکہ مرزا قادیانی کو ’’امام مہدی‘‘ ثابت کرنے کے لئے یہ روایت پیش کی جاتی ہے ۔

سنن ابن ماجہ میں ایک روایت مذکور ہے جس کے الفاظ یہ ہیں:۔

’’حدّثنا یونس بن عبدالأعلیٰ حدّثنا محمد بن ادریس الشّافعي حدّثني محمد بن خالد الجَندي عن أبان بن صالح عن الحسن عن أنس بن مالک أنَّ رسول الله صلی الله علیه وسلم قال

: لا یزداد الأمر الّا شِدَّة ولاالدنیا الا اِدباراً ولا الناس الا شُحّاً ولا تَقُوم الساعة الا علی شِرار الناس ولاالمهدِيُّ الا عِیسیٰ بنُ مریمَ '' ترجمہ: حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کے رسول ﷺ نے فرمایا: معاملہ میں شدت بڑھتی جائے گی اور دنیا میں ادبار (افلاس اور اخلاق رذیلہ) بڑھتا ہی جائے گا، لوگ بخیل سے بخیل تر ہوتے جائیں گے، اور قیامت انسانیت کے بدترین افراد پر قائم ہوگی، مہدی نہیں ہوں کے مگر مریم کے بیٹے عیسیٰ (علیہ السلام)۔ (سنن ابن ماجہ، حدیث نمبر:4039)

یہ روایت سنن ابن ماجہ کے علاوہ دوسری کتابوں میں بھی ملتی ہے لیکن چونکہ تمام کتابوں میں اس کی سند ''محمد بن ادریس الشافعی'' سے آگے ایک ہی ہے اس لئے ہم صرف سنن ابن ماجہ کی روایت پر ہی بات کریں گے۔

## مرزا قادیانی کا اقرار کہ اس روایت کو محدثین نے ضعیف کہا ہے

اس سے پہلے کہ ہم اس روایت اور اس کی سند پر محدثین اور ائمہ جرح وتعدیل کے اقوال پیش کریں، یہ بتانا ضروری ہے کہ فریق مخالف یعنی مرزا قادیانی کو یہ تسلیم ہے کہ اس روایت کی صحت کے بارے میں محدثین نے کلام کیا ہے، صرف دو حوالے ملاحظہ فرمائیں۔

مرزا قادیانی کے ایک مرید ''محمد منظور الٰہی'' نے مرزا قادیانی کی باتوں (جسے ملفوظات کا نام دیا جاتا ہے) ''المہدی'' کے نام سے سلسلہ وار شائع کرنا کیا تھا، اس سلسلے کے پہلے شمارے میں مرزا کی یہ بات نقل کرتا ہے کہ:۔

''جیسے مثلاً لا مهدي الا عیسیٰ والی حدیث۔ <u>گو محدثین اس پر کلام کرتے ہیں</u>، لیکن مجھ پر خدا تعالیٰ نے یہ ظاہر کیا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے'' (المہدی، صفحہ 36، مرتبہ محمد منظور الٰہی، شائع کردہ انجمن اشاعت اسلام لاہور)

یعنی مرزا قادیانی خود اعتراف کرتا ہے کہ اس روایت کی صحت پر محدثین نے کلام کیا ہے، اور چونکہ مرزا کے پاس اُن محدثین کی بات کا کوئی جواب نہیں تھا اس لئے اُس نے وہی پرانا ہتھیار استعمال کیا کہ مجھے میرے خدا نے بتایا ہے کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

؎ جو چاہے آپ کا حُسنِ کرشمہ ساز کرے

اسی طرح ایک جگہ مرزا قادیانی اپنی کتاب ازالہ اوہام میں نواب صدیق حسن خانؒ کی کتاب ''حجج الکرامة فی آثار القیامة'' کے حوالے سے لکھا ہے کہ:۔

''پھر صفحہ ۳۸۵ میں لکھتے ہیں کہ ابن ماجہ نے اُنس سے یہ حدیث بھی لکھی ہے جس کو حاکم نے بھی مستدرک میں بیان کیا ہے کہ لا مهدی الا عیسیٰ بن مریم یعنی عیسیٰ بن مریم کے سوا اور کوئی مہدی موعود نہیں پھر لکھتے ہیں کہ <u>یہ حدیث ضعیف ہے</u> کیونکہ مہدی کا آنا بہت سی حدیثوں سے ثابت ہوتا ہے۔ میں (یعنی مرزا قادیانی۔ناقل) کہتا ہوں کہ <u>مہدی کی خبریں ضعف سے خالی نہیں ہیں</u> اسی وجہ سے امامین حدیث (یعنی بخاریؒ ومسلمؒ۔ناقل) نے ان کو نہیں لیا۔ اور ابن ماجہ اور مستدرک کی حدیث ابھی معلوم ہو چکی ہے کہ عیسیٰ ہی مہدی ہے۔ لیکن ممکن ہے کہ ہم اس طرح پر تطبیق کر دیں کہ <u>جو</u>

شخص عیسیٰ کے نام سے آنے والا احادیث میں لکھا گیا ہے اپنے وقت کا وہی مہدی اور وہی امام ہے اور ممکن ہے کہ اس کے بعد کوئی اور مہدی بھی آوے اور یہی مذہب حضرت اسمٰعیل بخاری کا بھی ہے (یعنی امام بخاریؒ، مرزا کو یہ بھی معلوم نہیں کہ امام بخاری کا نام ''اسماعیل'' نہیں بلکہ محمد بن اسماعیل بخاری ہے۔ ناقل) کیونکہ ان کا اگر بجز اس کے کوئی اور اعتقاد ہوتا تو ضرور وہ اپنی حدیث میں ظاہر فرماتے......'' (ازالہ اوہام حصہ دوم، رخ 3، صفحہ 406)

ہمارا مقصد یہ حوالہ پیش کرنے کا صرف اتنا تھا کہ مرزا قادیانی نے نواب صدیق حسن خانؒ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حدیث ''**لا مھدی الا عیسیٰ** ''ضعیف ہے، اور اس پر مرزا قادیانی نے نواب صاحبؒ سے اختلاف نہیں کیا بلکہ خود یہ لکھ کر کہ ''مہدی کی خبریں ضعف سے خالی نہیں'' اس حدیث کو ضعیف تسلیم کیا ہے، لیکن چونکہ یہاں بھی مرزا نے فریب دینے کی کوشش ہے اس لئے ہم مختصر تبصرہ کر کے آگے چلیں گے۔

پہلی بات یہ کہ نواب صدیق حسن خانؒ نے ''**آثار القیامہ فی حجج الکرامۃ**'' کے صفحہ 385 پر اس روایت کے ضعیف ہونے کی وجہ بھی لکھی ہے جو مرزا نے ذکر نہیں کی، پھر مرزا نے ''**لا مھدی الا عیسیٰ**'' کے اردو ترجمہ میں اپنی طرف سے لکھا ''یعنی عیسیٰ بن مریم کے سوا اور کوئی مہدی موعود نہیں''، جبکہ روایت کے الفاظ میں ''موعود'' کا لفظ کہیں نہیں بلکہ ''حضرت مریم کے بیٹے عیسیٰ علیہما السلام'' کا ذکر ہے، اس کے بعد مرزا نے نواب صدیق حسن خانؒ کی طرف سے اس روایت کی دوسری روایات کے ساتھ دی گئی تطبیق تو ذکر نہیں کی (نواب صاحب نے اسی صفحہ پر لکھا ہے کہ ''اس کی تاویل یہ ہوسکتی ہے کہ مہدی کامل حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے علاوہ اور کوئی نہیں ہوگا اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام چونکہ نبی بھی ہیں اس لئے وہ حضرت مہدی علیہ الرضوان سے بلاشبہ زیادہ کامل مہدی ہیں، پھر نواب صاحب لکھتے ہیں کہ بفرض صحت اس حدیث میں تاویل کے بغیر چارہ نہیں کیونکہ یہ ظاہری طور پر احادیث متواترہ کے مخالف نظر آتی ہے، پھر آگے نواب صاحب نے اسی صفحہ پر اس روایت کو ضعیف بھی ثابت کیا ہے) لیکن مرزا قادیانی نے اپنی تطبیق پیش کرتے ہوئے لکھا کہ ''جو شخص عیسیٰ کے نام سے آنے والا احادیث میں لکھا گیا ہے اپنے وقت کا وہی امام ہے''، ان الفاظ کے ساتھ مرزا نے اپنا مشہور زمانہ دھوکہ دیا ہے، کیونکہ کسی حدیث میں ایسی کوئی بات نہیں کہ کوئی شخص عیسیٰ کے نام سے آنے والا ہے، اور پھر مرزا نے امام بخاریؒ کا نام ''حضرت اسماعیل بخاری'' لکھا، جبکہ امام صاحب کا نام ''محمد'' ہے اور ''اسماعیل'' آپ کے والد گرامی کا نام ہے، اور یہیں مرزا نے امام بخاریؒ پر ایک جھوٹ بھی بولا کہ ان کا بھی یہی مذہب ہے کہ عیسیٰ بن مریم ہی مہدی ہیں، جبکہ امام بخاریؒ نے ہرگز ایسی کوئی بات کہیں نہیں فرمائی اور نہ ہی ''**لا مھدی الا عیسیٰ**'' والی روایت انہوں نے اپنی صحیح میں کہیں ذکر کی، مرزا لکھتا ہے کہ ''اگر امام بخاری کا اس کے علاوہ کوئی اور اعتقاد ہوتا تو وہ ضرور اپنی حدیث میں ظاہر فرماتے''، میں کہتا ہوں کہ اگر امام بخاریؒ کا اگر یہ اعتقاد ہوتا تو وہ ''**لا مھدی الا عیسیٰ**'' والی روایت ضرور اپنی کتاب میں ذکر فرماتے۔ تو یہ تھے مرزا قادیانی کے چند دھوکے، اب ہم واپس آتے ہیں اور اس روایت پر اصول حدیث کی رو سے بات کرتے ہیں۔